اہانت کرو گالیاں دو مگر قرینے سے

مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

کتاب مستطاب نافع شیخ وشاب

مسمیٰ بہ

حسام الابرار علیٰ رؤس الاشرار

المعروف

دشمنان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ذوالفقار برق بار

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد الوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتاب کے بارے میں ......!

نام کتاب	:	حسام الابرار علیٰ رؤس الاشرار
المعروف بہ	:	دشمنان مصطفیٰ ﷺ کیلئے ذوالفقار برق بار
مصنف	:	تاجدار رضویت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
موضوع رسالہ	:	بارگاہ رسالت میں مکروہ القابات کی ممانعت
تاریخ تصنیف	:	21رجب المرجب 1426ھ/مطابق 27/اگست 2005
کمپوزنگ/گرافکس	:	آل رحمٰن گرافکس
ناشر	:	بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہر جگہ ان کی عبارت کے خلاف خامہ فرسائی کرنا اور فقہائے کرام کے مباحث جلیلہ کو مورد الزام بنانا ہے‘ ان کا مقصود تو صرف اس قدر ہے کہ کلام میں جتنی بھی راہیں نکل سکتی ہیں ان کے احکام کا بیان‘ نہ کہ وہ صورت جو آپ نے بیان کی اس کی حقیقت بھی وہی ہو آپ نے دین اسلام میں اہانت کی کئی صورتیں پیدا کر دیں مثلاً :

نمبر1...... ماں باپ کو اف کہنا قرآن کریم میں منع‘ آپ نے اس کے جواز کی صورت پیدا کی یا نہیں؟ اب اگر دشمنان اسلام آپ کی تحریر دیکھیں گے تو کیا کہیں گے؟

نمبر2......کلمہ صاحبکم کو وجہ ٹھہرا کر قرآن کریم سے ما ضل صاحبکم وما غویٰ کو ثبوت جواز میں پیش فرمایا‘ اس قسم کی تمثیلات مسلمانوں کی بھی گمراہی کا باعث ہیں اور غیر تو اس پر جو بھی اعتراض لائیں ان کو کون روکے گا؟

نمبر3......شفا شریف میں یتیم کہنے پر تکفیر اور قتل کا بیان اور آپ اس کے جواز کی صورتیں بیان کر رہے ہیں اور قرآن کریم سے اس کا جواز پیش کر رہے ہیں‘ کیا یہ بیان مسلمانوں کی گمراہی کا باعث نہ ہوگا؟

لفظ یتیم پر علمی شہ پارے

آپ نے امام شرف الدین بوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شعر بصورت جواز پیش کیا‘ آپ کو اس میں یہ نظر نہ آیا کہ امام موصوف :

کفاک بالعلم فی الامی معجزۃ فی الجاھلیۃ

فرما رہے ہیں یہ زمانہ جاہلیت میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و شان کا ذکر فرما رہے ہیں اور آپ اس کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے استعمال کرنے کے جواز کی راہ نکال رہے ہیں اور قرآن کریم کی آیت :

اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْماً فَآوٰی

سنا رہے ہیں۔ کیا یہ گمراہی کا باب وا کرنا ہوا کہ نہیں؟ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ :

”یتیم اس کو کہتے ہیں جس کا والد بلوغ سے پہلے انتقال کر جائے جب وہ بالغ ہو گیا تو یتیم کہاں رہا اب اس کو یتیم کہنا کذب صریح ہے یا نہیں؟“

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چالیس سال کے بعد اعلان رسالت فرمایا اور اللہ عزوجل نے :

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ......الخ

فرمایا اور تم ان کو معاذ اللہ یتیم کہنا جائز ثابت کرتے ہو‘ کیا یہ ظلم صریح نہیں؟ شفا شریف میں اسی پر تکفیر اور حکم قتل جاری فرمایا گیا‘ اور تمہارا یہ کہنا کہ :

''ابن حاتم نے سرکار کو بقصد توہین ختن حیدر کہا......الخ۔''

قصد! قلب کے ارادہ کا نام ہے' کیا تم کو وحی آتی ہے جس پر گھمنڈ ہے' پھر تو ہر کس و ناکس جو چاہے شانِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کہہ جائے اور کہہ دے کہ میرا قصد توہین تو نہ تھا تو بابِ اہانت سب کیلئے عام ہو جائے گا۔ کیا نہ دیکھا جو ان الفاظ کو سرکار کی نسبت سے بلا کراہت جائز کہتا ہے اس کو خود اقرار ہے کہ :

''یہ الفاظ اہانت و دشنام کیلئے بھی رائج ہیں۔''

جس کیلئے آیت کریمہ لا تقولوا راعنا ہی کافی بس اللہ ہی باقی۔

رہا تمہارا آیت کریمہ اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡماً فَآوٰی پیش کرنا تو اس سے تم معاذ اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم کہنا جائز قرار دیتے ہو کیا تم کو یہ فرما دیا گیا کہ تم بھی ایسا ہی کہو۔ علاوہ ازیں کیا تم نے نہ دیکھا اللہ ملک القدوس کا وہی ارشاد کہ :

اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡماً فَآوٰی

''کیا اس نے یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔''

کیا فاوٰی محل نعمت میں نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے' جس طرح دوسری آیت میں :

وَوَجَدَکَ عَائِلاً فَأَغۡنٰی

''اور تمہیں حاجت مند نہ پایا پھر غنی کر دیا۔''

معلوم ہوا کہ یہ آیات کریمہ محل انعام و اکرام و نعمت و افضال میں فرمائی گئیں۔

ابراہیم صاحب! کلمہ معظّمہ فــاوی سے تم نے کیا مراد لیا جو تم نے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اس کو محل جواز میں پیش کیا' قرآن کریم کا سمجھنا سب کے بس کی بات نہیں' علامہ ابراہیم بیجوری علیہ الرحمہ کے شرح بردہ کے ابتداء میں الفاظ یہ ہیں :

''ہر آیت کے ساٹھ ہزار مفہوم ہیں اور جو مفاہیم باقی رہے وہ بہت زائد ہیں اور ان کے الفاظ اثر امیر المومنین میں یہ ہیں اگر میں چاہوں تو تفسیر فاتحہ سے ستر اونٹ بھر دوں۔''

اور الیواقیت والجواہر مولفہ سیدنا امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں امام اجل ابوتراب بخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے :

''کہاں ہیں منکرین قول مولیٰ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر میں تم سے تفسیر فاتحہ بیان کروں تو تمہارے لئے ستر اونٹ بار آور کر دوں۔''

اور علامہ عثماوی کی شرح صلاۃ سیدی احمد کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے :

''ہمارے سردار عمر محضار سے مروی اگر میں چاہوں کہ تمہیں زبانی بتا کر لکھا دوں کچھ تفسیر ما ننسخ من آیۃ کی تو لد جائیں ایک لاکھ اونٹ اور اس کی تفسیر ختم نہ ہو تو یقیناً میں ایسا کر دوں اور اسی میں خلیفہ ابوالفضل کے گھرانے کے بعض

اولیاء سے ہے کہ ہم نے قرآن کریم کے ہر حروف کے تحت چالیس کروڑ معانی پائے اور اس کے ہر حرف کے ایک مقام میں جو معانی ہیں وہ ان معانی کے سوا ہیں اور جو دوسرے مقام میں ہیں۔......ملخصاً'' (الدولۃ المکیہ شریف: 281)

ابراہیم صاحب! تو تم نے فاوی کو کیا سمجھا اس میں تو چار حرف ہیں اور ہر حرف کے تحت چالیس کروڑ معانی' اس کا مطلقاً خیال نہ فرمایا اس پر توجہ فرمایئے اور نفس مضمون کی تشریح فرمایئے؟ کہ اس میں کتنے اعزاز واکرام اور عزت وعظمت اللہ مالک وقدوس نے عطا فرمائے ہیں' جنکی کوئی غائت نہیں اللہ عزوجل کا اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡماً فَآوٰی فرمانا گویا یتیماً کے ساتھ فاوی کا فرمانا کیا محل کمال نہیں یہ وہ کمال ہے جو کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔

تم یتیم اس کو کہتے ہو جو محتاج بالغیر ہو اور ہمارا ایمان یہ کہتا ہے کہ سارا جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محتاج ہے' کوئی نفس ان کی رحمت سے مستغنی نہیں ہے' وہ رحمۃ للعٰلمین یعنی راحم للعٰلمین ہیں معلوم ہوا کہ وہ تمام مخلوق کیلئے راحم یعنی رحم فرمانے والے اور تمام عالم ماسوا اللہ ان کا مرحوم ہے' معلوم ہوا کہ سب ان کے محتاج ہیں وہ اپنے رب کریم کے سوا کسی کے حاجتمند نہیں۔ **سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم**

تم کہو گے کہ ولادت کے بعد زمان بلوغ تک معاذ اللہ یتیم یعنی حاجتمند تھے یہ تمہارا اپنا دین ہے ہم نے تو ان کی ولادت شریفہ میں ان کی عظمت کے نشان دیکھے' اور دوسروں کو ان کا محتاج پایا۔ ان کی شان یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''اول جو کلمہ زبان فیض ترجمان سے نکلا وہ یہ تھا :

اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا سبحان اللہ بکرۃ واصیلا۔''

قسطلانی اور ابونعیم روایت کرتے ہیں کہ :

''بعد ولادت شریفہ کے آپ نے اللہ عزوجل کو سجدہ کیا اور انگشت مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا :

لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بیشک میں اللہ کا رسول ہوں۔''

بعض روایات میں ہے کہ ''جناب الٰہی میں عرض کیا یا رب ھب لی امتی ''یا اللہ میری امت مجھے بخش دے۔'' خطاب ہوا وھبتک امتک باعلیٰ ھمتک ''میں نے تیری امت بسبب تیری بلند ہمت کے تجھے بخشی۔'' پھر فرشتوں سے ارشاد ہوا اشھدوا یا ملئکتی ان حبیبی لا ینسیٰ امتہ عند الولادۃ فیکف ینساھا یوم القیامۃ ''اے میرے فرشتو گواہ رہو کہ میرا حبیب اپنی امت کو وقت ولادت کے نہیں بھولا تو قیامت کے دن کب بھولے گا۔''

وقت پیدائش نہ بھولے

کیف ینسیٰ کیوں قضا ہو

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابراہیم صاحب! تم تو اب یتیم نہیں ہو صاحب ہمت وقوت ہو بھلا ایسی جوانمردی تو دکھلاؤ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو بوقت ولادت ہی تمام امت کا بار اپنے ذمہ لے لیا اور تم کہتے ہو معاذ اللہ یتیم' یعنی محتاج بالغیر' دوسروں کا حاجتمند' فقیر غفرلہ کہتا ہے کہ ولادت شریفہ ہی سے تمام عالم حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محتاج ہے کیا نہ دیکھا کہ قبیلہ بنی سعد ان دنوں قحط عظیم میں مبتلا تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے نہایت خوشحال ہو گیا اور بے نہایت فراغت حاصل ہوئی۔ ابراہیم صاحب کیا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نہ دیکھا کہ وہ فرماتی ہیں :

''کہ جب میں دوسری عورتوں کے ساتھ مکہ شریف آرہی تھی میری سواری نہایت لاغر دوسری سواریوں کے ساتھ چل نہ سکتی تھی' اور میری اونٹنی کے تھنوں میں مدت سے دودھ نہ تھا خشک تھے' جب حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے تو خشک تھنوں میں دودھ اتر آیا' میری سواری کا جانور نہایت سست تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوار ہوتے ہی نہایت چست ہو گیا اور سب قافلہ کے آگے چلنے لگا' جس جنگل سے گزرتے سرسبز و شاداب ہو جاتا جب میں گھر پہنچی آپ کا ہاتھ بکریوں کو لگا یا تو اس قدر دودھ دینے لگیں کہ ایک دن کا دودھ چالیس دن کو کافی ہوتا' جب زنان بنی سعد نے دیکھا کہ حلیمہ کی سات بکریوں سے سات سو بکریاں ہو گئیں اور سینکڑوں محتاج ان کے دروازے پر پڑے رہتے ہیں مجھ سے کہا ہمیں بھی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے بہرہ مند کرو! میں نے پائے مبارک دھو کر ان کی بکریوں کو پلایا تو سب حاملہ ہو گئیں اور قوم ان کے دودھ سے آسودہ ومتمول ہو گئی۔''

ابراہیم صاحب! تم سرکار ذی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم بمعنی محتاج بالغیر کہتے ہو' یہ تم کو ہی زیبا ہے' فقیر غفرلہ سرکار احمد مختار رسول تاجدار دونوں عالم کے سرور و سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام عالم کا حاجت روا کہتا ہے' فقیر غفرلہ نے یہ نہایت مختصر حال ولادت شریفہ کے نقل کئے یہ ایک جھلک ہے فاوی کی مسلمانوں کیلئے یہی کافی ہیں۔

ہر مسلمان کہتا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابراہیم کہتے ہیں محمد (معاذ اللہ) یتیم عبداللہ اور اسی پر اپنا اپنا ایمان۔ اور اللہ واحد حقیقی بھی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محمد رسول اللہ ہی فرماتا ہے' بلکہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقام اس درجہ بلند ہے کہ اللہ ملک القدوس نے تمام انبیاء ومرسلین کے نام سے خطاب فرمایا' مگر حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قرآن کریم میں کہیں نام لے کر خطاب نہ فرمایا بلکہ کلمات معظمات سے مثلاً!

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ ﷺ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﷺ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﷺ

وغیرہ سے خطاب فرمایا اور یہ لوگ ایسے بیباک کہ معاذ اللہ ایک طرف اقرار ہے کہ لفظ سسر و داماد اہانت اور دشنام کیلئے بھی رائج ہیں پھر اس کا سرکار کی نسبت سے اطلاق بھی بے کراہت جائز ہے' العیاذ باللہ تعالیٰ گویا ان لوگوں کے نزدیک شہنشاہ عالم تاجدار عرب وعجم مالک رقاب الامم شفیع المذنبین رحمۃ للعٰلمین مالک حوض کوثر محبوب رب العالمین بلکہ سید المحبوبین صاحب عرش نشین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ہزار بار